والد نے بالغ اولاد کو حج کروایا، تو اولاد کا فرض حج ادا ہوگا یا نہیں؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-13072

تاریخ اجراء: 14 ربیع الثانی 1445ھ / 30 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب کوئی لڑکا بالغ ہو جائے، لیکن ابھی غیر شادی شدہ ہو، کماتا بھی نہ ہو اور اس کے والد نے اسے حج کروا دیا، تو کیا اس کا فرض حج ادا ہو جائے گا جبکہ اس کے پاس اپنا مال نہیں ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

والد نے اپنے بالغ لڑکے کو حج کروایا اور اس نے فرض حج یا مطلق حج کی نیت سے حج کی ادائیگی کی، تو بالغ لڑکے کا فرض حج ادا ہو گیا، خواہ وہ کماتا ہو یا نہ کماتا ہو، شادی شدہ ہو یا کنوارہ۔ اس حج کی ادائیگی کے بعد اگر یہ خود بھی مالدار ہو گیا، تو اس پر دوبارہ حج فرض نہ ہو گا۔ ہاں اگر اس نے خاص نفلی حج کی نیت سے حج ادا کیا، تو اب اس کا فرض حج ادا نہ ہو گا اور حج فرض ہونے کی شرائط پائی جانے کی صورت میں اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہو جائے گا۔

منحۃ الخالق و مناسک ملا علی قاری میں ہے: ”(اما الفقیر۔۔۔ اذا حج سقط عنہ الفرض ان نواہ) ای الفرض فی احرام حجہ (او اطلق النیۃ) وان لم یقید بکونہ نفلا او نذرا (حتی لو استغنی) ای صار غنیا بحصول المال من الوجہ الحلال (بعد ذلک) ای بعد ادائہ الحج بغیر استطاعۃ (لا یجب علیہ ثانیا) ای فی المآل “یعنی فقیر نے جب حج کر لیا تو اس کا فرض ساقط ہو جائے گا اگر اس نے حج کے احرام میں فرض کی نیت کی یا مطلق نیت کی اور حج کو نفل یا نذر کے ساتھ مقید نہ کیا ہو۔ یہاں تک کہ اگر وہ بغیر استطاعت حج ادا کر لینے کے بعد حلال ذریعہ سے مال حاصل ہونے کی وجہ سے غنی ہو گیا تو مستقبل میں اس پر دوسری بار حج واجب نہیں ہو گا۔ (مناسک ملا علی قاری، صفحہ 70، مطبوعہ: بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے:"اذا حج بالسؤال من الناس یجوز ذلك عن حجة الاسلام حتی لو ایسر لا یلزمه حجة اخری "یعنی فقیر نے لوگوں سے مانگ کر حج کر لیا، تو یہ حجۃ الاسلام (یعنی فرض حج) کو کافی ہو گا یہاں تک کہ اگر وہ مالدار ہو گیا، تو اس پر دوسرا حج لازم نہیں ہو گا۔(بدائع الصنائع، جلد2، صفحہ120، بیروت)

فتاوی ھندیہ و مناسک ملا علی قاری میں ہے:"(لو احرم بالحج) ای مطلقا (ولم ینو فرضا ولا تطوعا فھو فرض) لان المطلق ینصرف الی الکامل۔۔۔(ولو نوی) ای الحج (عن الغیر او النذر او النفل) ای التطوع (کان) ای حجه (عما نوی) ای مما عین له (وان لم یحج للفرض) ای لحجة الاسلام "یعنی اگر کسی نے مطلقاً حج کی نیت سے احرام باندھا اور فرض یا نفل کی نیت نہ کی، تو حجِ فرض ادا ہو گا، کیونکہ مطلق فردِ کامل کی طرف منصرف ہوتا ہے۔۔۔اور اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کی نیت کی یا نذر یا نفل کی نیت کی، تو اس کا حج اسی کی طرف سے ہو گا، جس کے لئے اس نے معین کیا اگرچہ اس نے ابھی تک فرض حج ادا نہ کیا ہو۔(مناسکِ ملا علی قاری، صفحہ120، مطبوعہ:بیروت)

نفل کی نیت سے حج کرنے کی صورت میں جب فرض حج ادا نہ ہو، تو شرائط پائے جانے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا لازم ہو گا۔اس کے متعلق ردالمحتار میں ہے:"لو نواہ نفلا لزمه الحج ثانیا"یعنی اگر اس نے نفلی حج کی نیت کی، تو اس پر دوبارہ حج کرنا لازم ہو گا۔(ردالمحتار، جلد3، صفحہ526، مطبوعہ: کوئٹہ)

فتاوی امجدیہ میں ہے:"زید اپنے بڑے لڑکے کو اگر اپنے ساتھ حج کو لے جاتا ہے اگر وہ لڑکا بالغ ہے، تو اس کا یہ حج حجِ فرض ادا ہو گا اور حجِ فرض ہی کی اس کو نیت باندھنی چاہیئے"(فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ400، مکتبہ رضویہ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:"اگر فقیر ہو جب بھی اسے حجِ فرض کی نیت کرنی چاہیئے، نفل کی نیت کرے گا، تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہو گا اور مطلق حج کی نیت کی یعنی فرض یا نفل کچھ معین نہ کیا، تو فرض ادا ہو گیا"(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ6، صفحہ1041، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net